بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

The Ahmadiyya Movement in Islam Inc.

INTERNATIONAL HQ.,
RABWAH, PAKISTAN.

National HQ.,
2141 Leroy Place, N.W.
Washington, D.C. 20008

WEST COAST REGION
3336 MAYBELLE WAY
OAKLAND CA 94619
(415) 261-9481

لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

النور

جلد ۱ نمبر ۱۲ — اگست ۷۹

مرتبہ عطا اللہ کلیم

ربوہ ۷ ہر ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع منظر ہے کہ:- آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اُسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اُس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھود لے تو گوہر مقصود پالے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دُکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بُردن
شرطِ عشق است در طلب مُردن

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۵)

نماز باجماعت اہم اصولِ دین میں سے ہے

(المصلح الموعودؓ)

۱۔ "نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے ... اور .... حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق اس قدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جس سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں کیا میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ پرانے زمانے میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے تاکہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی لیکن پھر فرمایا کیا تمہارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آتی ہے۔ آپ نے فرمایا تو پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آج کل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سن کر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پتھر پڑے ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں یا انہیں کون سی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے مگر آجکل لوگ معمولی عذرات کی بناء پر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے۔" (تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۲۴۰)

۲۔ "نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصولِ دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات دیکھو تو جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ نا قابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔"

(تفسیر کبیر اوّل صفحہ ۱۰۱)

ہمدردیٔ خلائق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن کو اپنے بھائیوں کی نسبت کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ مشکلات کے وقت اپنے اوقات مال، طاقت کو دوسرے کے لئے خرچ نہیں کرتے۔ اگر کوئی بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا کچھ بھی توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا ...... ہر شخص کو ہر روز مطالعہ کرنا چاہیئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرداخت کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔"

(تقریر ۱۹۰۲ء)

خطبہ جمعہ

ربوہ ۲۷ وفا (جولائی) آج یہاں خلیفۃ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں درج چند احکامات کی تشریح فرمائی۔ حضور نے سورۃ بقرہ کی آیات ۱۸۴ تا ۱۸۸ کی تلاوت فرمائی اور تفسیر کبیر سے ان کا ترجمہ پڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کا مفہوم سمجھنے اور اس کی تفسیر سے فائدہ اٹھانے کیلئے (باقی صفحہ پر)

یہ ضروری ہے کہ ہم ترجمہ کو اچھی طرح جاننے والے ہوں۔ آپ نے فرمایا رمضان کے مہینے میں جو درسِ قرآن دیا جاتا ہے اس میں تفسیر پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ آپ نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ نئے احمدیوں اور نوجوانوں کو تفسیر سکھانے کے لئے ان کو ترجمہ سے اچھی طرح آگاہ کرنا ضروری ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ درس کا ایک لمبا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ اور آج کے دن رمضان کی مناسبت سے روزوں کے بارے میں احکام قرآنی سے میں اس کا آغاز کر رہا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کے بعد متذکرہ بالا آیات کے حوالہ سے نہایت بصیرت افروز پیرایہ میں روزوں کے بارے میں جو بنیادی احکام قرآنی بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ ان آیات میں روزہ کو اسلامی شریعت کے مطابق فرض قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزہ سے روحانی اور اخلاقی کمزوریاں دور ہوتی ہیں۔ ان روزوں کی مقررہ گنتی پوری کرنا ضروری ہے۔ دائمی بیمار روزے کا فدیہ ادا کریں۔ سفر میں ہو تو روزہ نہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت طاری کریں۔ روزوں کا مقصد مومنوں کی بہتری ہے۔ رمضان المبارک کا قرآن کریم سے گہرا تعلق ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جو تمام زمانوں اور تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ اس میں ایسے دلائل ہیں جو کہ ہر زمانے میں نئے علوم ظاہر کرتے ہیں۔ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اگر وقتی بیماری کی وجہ سے روزہ چھوٹ جائے تو دوسرے دنوں میں یہ تعداد پوری کرنے والے کو بھی رمضان ہی کے دنوں کا ثواب ملے گا۔ اللہ روزوں کے معاملے میں مومنوں کے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا۔ اور جو تنگی میں پڑے وہ خدا کے ارادہ کے خلاف کام کرنے والا ہے۔ روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جا سکتے ہو خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے نگہبان ہیں۔ روزہ کھولنے کے بعد سحری تک کھاؤ پیو اور صبح کے بعد افطار تک روزہ پورا کرو۔ اعتکاف کی حالت میں بیویوں کے پاس نہ جاؤ۔ یہ احکام خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں ان کی خلاف ورزی نہ کرو۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کے ان احکامات و آداب میں سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ اس ماہ میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرو اور کثرت سے دعائیں کرو۔

وصیّت ۔۔۔ کامل الایمان ہونے کا معیار ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہشتی مقبرہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ:-

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔" (الوصیت)

اس ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ ۷ مئی مطبوعہ الفضل مؤرخہ ۱۰ مئی ۱۹۲۶ء میں فرماتے ہیں کہ:-

"اگر صحیح طور پر عمل کیا جائے اور جماعت کو وصیت کی اہمیت بتائی جائے اور بتایا جائے کہ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ طریق ہے تو میں سمجھتا ہوں ہزاروں آدمی ہیں جنہیں تا حال اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ وصیت کے ذریعہ اپنے ایمان کامل کر کے دکھائیں گے۔"

پھر اسی خطبہ میں آگے چل کر فرماتے ہیں:-

"دوسرے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وصیت کی تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے ساتھ بہت سے انعامات وابستہ ہیں ابھی تک جنہوں نے وصیت نہ کی ہو وہ کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے جو شخص وصیت نہیں کرتا مجھے اس کے ایمان میں شبہ ہے پس وصیت معیار ہے ایمان کے کامل ہونے کا۔"

تمام صدر صاحبان جماعت / امراء کرام و صدر صاحبات مجالس موصیان سے التماس ہے کہ اپنی جماعتوں میں احباب جماعت کو تحریک کریں کہ وہ اپنی آمد و جائیداد کی نمایاں قربانی پیش کرتے ہوئے اس بابرکت نظامِ وصیت میں شامل ہوں۔

(صدر مجلس کارپرداز)

انڈونیشیا سے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(مسعود احمد جہلمی نائب وکیل التبشیر)

حقیقی بہشت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جائے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کے خوف اور امید کی بنا پر نہ ہو بلکہ فطرت کا طبعی خاصہ اور جزو ہو کر ہو پھر وہ محبت بجائے خود اس کے لئے بہشت پیدا کر دیتی ہے۔ اور حقیقی بہشت یہی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی قبولیتِ دُعا کا معجزہ

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بشارت کے مطابق خاکسار کو دو بچیوں کے بعد پہلا فرزند مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۷۹ء کو عطا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۶ فروری ۷۹ء کو اپنے خط میں عاجز کو فرزند کی بشارت دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:-

"بچے کا نام لطف الرحمٰن رکھ دیں"

حضور کی یہ پیش خبری یہاں دار السلام میں احباب جماعت کو اسی وقت بتا دی گئی۔ اور اب جبکہ یہ بشارت بفضلہ تعالیٰ پوری ہوئی تو احباب جماعت کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر سے نوازے اور دین کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔

جمیل الرحمٰن رفیق امیر و مشنری انچارج تنزانیہ
— احمدیہ مسلم مشن دار السلام —